REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۴۶/۱۱ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش - ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آج کسی قدر بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل دن بھر درد کی شدت اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ لیکن رات نیند کے ٹیکے کی وجہ سے آرام سے گزری۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے ٭

کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کیلئے اقوام متحدہ کا وفد بھیجنے کی تجویز

”اگر کوئی مشن بھیجا گیا تو ہندوستان کو دیر لگانے کا اور موقعہ مل جائے گا“ پاکستانی وفد کے قریبی حلقوں کا اظہار خیال

نیویارک ۱۴ فروری۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جب سلامتی کونسل کشمیر کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرے گی تو برطانیہ اور امریکہ یہ تجویز پیش کر سکتے ہیں کہ سلامتی کونسل کے موجودہ صدر کو ہندوستان بھیجا جائے۔ اور وہ اس مسئلہ کو وہاں جا کر طے کرنے کی کوشش کریں۔ خبر رساں ایجنسی نے مزید اطلاع دی ہے کہ اقوام متحدہ میں امریکی وفد کشمیر کی صورت حال پر برابر برطانوی وفد سے مشورہ کر رہا ہے۔ کل برطانوی وفد کے ایک ترجمان نے کہا ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایک ایسا حل تلاش کیا جائے۔ جو ہندوستان اور پاکستان دونوں

(باقی آخری کالم پر)

ہم کے لئے قابل قبول ہو۔ پاکستانی وفد نے مجوزہ مشن پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ البتہ وفد کے قریبی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر کوئی مشن بھیجا گیا تو ہندوستان کو دیر لگانے کا اور موقعہ مل جائے گا۔ ادھر یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ ہندوستانی حکومت ملک میں عام انتخابات ہونے تک اس قسم کی کارروائی کو پسند نہیں کرتی ٭ (ریڈیو پاکستان)

افریشیائی گروپ جنرل اسمبلی میں اسرائیل کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کرے گا

ایشیائی اور افریقی ارکان قرارداد پیش کرنے کے سوال پر متفق ہو گئے۔

نیویارک ۱۴ فروری۔ اقوام متحدہ کے ایشیائی اور افریقی ارکان گزشتہ رات اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ جنرل اسمبلی میں ایک ایسی قرارداد پیش کرنے کے سلسلہ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ جن میں اسرائیل کے خلاف بندشیں عائد کرنے کی سفارش کی جائے — اردن کے نمائندہ اور افریشیائی گروپ کے چیئرمین مسٹر عبد المنعم نے اس فیصلے کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس جلد منعقد ہوگا۔ لیکن انہوں نے اس کی کوئی خاص تاریخ نہیں بتائی۔

مسٹر رفاعی نے کہا کہ اسرائیل پر بندشیں عائد کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہیں اخبارات نے غلط رنگ میں پیش کیا ہے — اردن کے نمائندہ نے مزید بتایا کہ گروپ کی درخواست پر میں نے اس سوال پر مسٹر ہمرشولڈ سے گفتگو کی تھی۔ اور سیکرٹری جنرل نے بھی بتایا ہے کہ ان کی رپورٹ کے ایک سے زیادہ حصوں کا مفہوم غلط پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعض پہلوؤں کو مسخ کر دیا گیا ہے۔

صدر آئزن ہاور کے منصوبے کی منظوری

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ امریکی سینیٹ کی امور خارجہ اور فوجی کمیٹیوں نے سفارش کی ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور نے اپنے منصوبے میں جو تجاویز پیش کی ہیں انہیں قانون کی شکل دے دی جائے۔ دونوں کمیٹیوں نے اس منصوبے سے اقتصادی امداد کا پہلو خارج کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

اقتصادی امداد کو مجوزہ منصوبے سے خارج کرنے کی تجویز گیارہ کے مقابلہ میں ۱۷ ووٹوں سے مسترد کی گئی۔

— رباط ۱۴ فروری۔ سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف سپین کا دورہ کرنے کے بعد کل واپس رباط پہنچ گئے

جرمن لیڈر کا عزم پاکستان

بون ۱۳ فروری۔ مغربی جرمنی کی حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مغربی جرمنی کے ڈاکٹر فریز بلیچر اگلے ہفتے سرکاری دورے پر پاکستان جائیں گے۔ آپ کا یہ دورہ حکومت پاکستان کی دعوت پر ہوگا۔ ڈاکٹر بلیچر پچھلے سال کے آغاز میں بھارت گئے تھے۔

برطانوی وزیر اعظم کا عزم برمودا

لندن ۱۴ فروری۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن ۱۹ مارچ کو برمودا جا رہے ہیں جہاں وہ صدر آئزن ہاور سے ملاقات کریں گے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ بھی آپ کے ہمراہ جا رہے ہیں ٭

اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کا اعلان

نیویارک ۱۳ فروری۔ آج اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں افریشیائی گروپ اسرائیل کے خلاف تعزیرات عائد کرنے کے متعلق اپنی قرارداد پر رائے شماری کا مطالبہ کرے گا۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے مصری سرزمین سے اپنی تمام فوجیں نکال لینے کے بارے میں جنرل اسمبلی کا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

جنرل اسمبلی میں مصر اور پاکستان کی قرارداد

نیویارک ۱۴ فروری۔ پاکستان اور مصر نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ دنیا کے کم ترقی یافتہ ملکوں کی امداد کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ اس امداد سے صنعتی ترقی کے ساتھ پسماندہ ملکوں کی معیشت کو متوازن بنایا جائے۔ اس قرارداد کو اقتصادی کمیٹی منظور کر چکی ہے ٭

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۵۷ء

رواداری کے اصول

قسط دوم

سلسلہ کے لئے دیکھو روزنامہ الفضل مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۵۷ء

ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آپ ضرور آپ کو مسیح موعود مان لیں۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ ضرور انہیں "امتی نبی" تسلیم کرلیں۔ اگر آپ کو انشراح نہیں۔ تو آپ کو کوئی مجبور نہیں کرتا۔ مگر ہم یہ توقع آپ سے ضرور کرتے ہیں۔ کہ آپ اسلامی دیانت سے کام لیکر ایسی الزام تراشی سے پرہیز کریں گے۔ جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اور جس کو اسلامی اصول شہادت کے مطابق بھی آپ قطعاً ثابت نہیں کرسکتے۔ ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ فتح اسلام سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جو اگرچہ طویل ہے۔ مگر ایک دیانت دار آدمی کی تسلی کے لئے کہ آپ نے جو کچھ کیا۔ صرف اسلام کے لئے کیا اور اس کے سوا کوئی دیگر مقصد آپ کے پیش نظر نہیں تھا۔ یہی ایک حوالہ کافی ہے:۔

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبّو! آپ لوگوں پر واضح ہے۔ کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے۔ کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں۔ سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں۔ اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے۔ اس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے۔ اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت اور عظمت نہیں۔ بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں۔ جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے۔ کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔ یہ میں نے صرف ایک شاخ کا ذکر کیا ہے۔ جو حال کے زمانہ میں ضلالت کے پھلوں سے لدی ہوئی ہے۔ مگر اس کے سوا صدہا اور شاخیں بھی ہیں۔ جو اس سے کم نہیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اٹھ گئی ہے۔ کہ گویا بکلی مفقود ہو گئی ہے۔ دنیا کمانے کے ایسے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو۔ وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ناراستی۔ بددیانتی۔ حرام کاری۔ دغا بازی دروغ گوئی اور نہایت درجہ کی روبہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بدذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں۔ اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہیں۔ اور جذبات بہیمیہ اور سبعیہ کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔ اور جس قدر لوگ ان علوم اور قوانین مروجہ میں چست و چالاک ہوتے جاتے ہیں۔ اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتیں ان میں کم ہوتی جاتی ہیں۔

عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے۔ اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کرکے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں۔ اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں۔ اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں۔ جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشاؤں میں نہایت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادی پاک اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں۔ اور سوانگ نکالے جاتے ہیں۔ اور ایسی افترائی تہمتیں تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں۔ جن میں اسلام اور نبی پاکؐ کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرم زدگی خرچ کی گئی ہے۔

اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے۔ اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے۔ اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں۔ کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا۔ کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کرکے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا۔ کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں۔ ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے۔ جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی۔ اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کرکے بغرض اعلاء کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا۔ کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے۔ جس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا۔ اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا۔ اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا۔ جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تعجب کی جگہ تھی۔ تو یہ تھی۔ کہ اس پاک رسولؐ کی یہ صاف اور کھلی پیشگوئی خطا جاتی۔ جس میں فرمایا گیا تھا۔ کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالےٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا۔ اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کرکے دکھلایا۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو۔ تو شکر کرو۔ اور شکر کے سجدات بجا لاؤ۔ کہ وہ زمانہ جس ...... کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے۔ اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا۔ اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا۔ کہ میں وہی ہوں۔ جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۰تا۱۳)

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ر فروری قریب آ رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

تعلق باللہ

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(۴)

پھر دوسری قسم وحی کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں کہ

"دوسری حالت وہ ہے کہ جب انسان اندھیری رات اور سخت سردی کے وقت میں ایک روشنی کو دور سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اور وہ روشنی اس کو اگرچہ راہ راست کے دیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ مگر سردی کو دور نہیں کر سکتی۔ اس درجہ کا نام عین الیقین ہے۔ اور اس درجہ کا عارف خدا تعالیٰ سے تعلق تو رکھتا ہے۔ مگر وہ تعلق کامل نہیں ہوتا۔ اس مذکورہ بالا درجہ پر شیطانی الہامات بکثرت ہوتے ہیں کیونکہ ابھی ایسے شخص کو جس قدر شیطان سے تعلق ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا۔

پھر تیسری حالت کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:۔

تیسری حالت وہ ہے کہ جب انسان اندھیری رات اور سخت سردی کے وقت میں نہ صرف آگ کی روشنی پاتا ہے بلکہ اس کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ اور اسکو محسوس ہوتا ہے کہ درحقیقت آگ یہ ہے۔ اور اس سے اپنی سردی کو دور کرتا ہے۔ یہ وہ کامل درجہ ہے جس کے ساتھ ظن جمع نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وہ درجہ ہے جو بشریت کی سردی اور قبض کو بکلی دور کرتا ہے۔ اس حالت کا نام حق الیقین ہے۔ اور یہ مرتبہ محض کامل افراد کو حاصل ہوتا ہے۔ جو تجلیات الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور علمی اور عملی دونوں حالتیں ان کی درست ہو جاتی ہیں۔ اس درجہ سے پہلے نہ علمی حالت کمال کو پہنچتی ہے۔ اور نہ عملی حالت مکمل ہوتی ہے۔ اور اس درجہ کو پانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق رکھتے ہیں۔ اور حقیقت میں وحی کا لفظ انبیاء کی وحی پر اطلاق پاتا ہے۔ کیونکہ وہ شیطانی تصرفات سے پاک ہوتی ہے اور وہ ظن کے درجہ پر نہیں ہوتی۔ بلکہ یقینی اور قطعی ہوتی ہے۔ اور وہ نور ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو ملتا ہے۔ اور ہزارہا برکات ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور بصیرت صحیحہ ان کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دور سے نہیں دیکھتے بلکہ نور کے حلقہ کے اندر داخل کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے دل کو خدا سے ایک ذاتی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے جس طرح خدا تعالیٰ اپنے لئے یہ امر چاہتا ہے۔ کہ وہ شناخت کیا جائے ایسا ہی ان کے لئے بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کے بندے ان کو شناخت کریں۔ پس اسی غرض سے وہ بڑے بڑے نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر کرتا ہے... اور جیسا کہ زمین اور آسمان کی مخلوقات پر نظر ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ ان مصنوعات کا ایک خدا ہے۔ ایسا ہی ان تمام نصرتوں اور تائیدوں اور نشانوں پر نظر ڈال کر جو ان کے لئے خدا ظاہر کرتا ہے قبول کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ مقبول الٰہی ہیں۔ پس وہ ان تائیدوں اور نصرتوں اور نشانوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کثرت اور صفائی سے ہوتے ہیں۔ کہ ان میں کوئی دوسرا شریک ان کا ہو ہی نہیں سکتا۔"

خدا تعالیٰ کی ہستی اگرچہ حسب فرمان ان اللہ غنی عن العالمین تمام مخلوقات سے غنی اور بے نیاز ہے۔ پھر بھی حسب فرمان قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم اللہ تعالیٰ کو معبود یقین کرتے ہوئے بہ آداب عبودیت اس سے اپنی حاجات کے پیش آنے پر اس کے حضور دعا سے استمداد سے مدد طلب کرنا ایسی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ باوجود بے نیازی کی شان کے اپنے دعا کرنے والے اور عجز و انکسار یا اضطرار اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ امداد طلب کرنے والے بندہ کی دعا کرنے سے اس کی طرف امداد کے لئے توجہ فرماتا ہے اور ضرور فرماتا ہے۔ بلکہ حسب فرمان

ادعونی استجب لکم

اور حسب فرمان

اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم

یرشدون (بقیہ ص ۲)

کہ جب بھی میرے بندے میرے متعلق آپ سے اے نبی سوال کریں تو انہیں جواب میں کہہ دیا جائے کہ یقیناً میں تو بہت ہی نزدیک ہوں اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں دعا کرنے والے کی دعا اور پکار کا جواب دیتا ہوں بشرطیکہ وہ میری شان الوہیت پر ایمان رکھتے ہوئے مجھے ہی پکارے۔ اور دعا کی قبولیت کے لئے میرے بندوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے دل میں یہ عزم بھی ہو کہ دعا کے قبول ہونے پر ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان اور اطاعت کو قبول کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کے احکام اوامر ہوں یا نواہی جیسے بھی اور جو بھی پیش کئے جائیں۔ وہ ان کی تعمیل سے اپنے ایمان کا نمونہ ظاہر کریں گے اور اس ہدایت پیش کردہ پر عمل کرنے سے ان کے لئے مخلصانہ دعا کے ذریعہ رشد کا پانا بہت کچھ قابل امید ہو سکتا ہے۔

انی قریب کے ارشاد کے متعلق بعض حقائق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ایک دن حضور نے حلقہ احباب میں فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ذوی القربیٰ کا ذکر آنے پر میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ معلوم نہیں کہ قرآن کریم کی پیش کردہ تعلیم کے رو سے ذوی القربیٰ سے اول نمبر پر اور سب سے بڑا کونسا قریبی رشتہ دار ہے۔ تب فوراً میرے قلب میں انی قریب اور نحن اقرب کا فقرہ بطور القاء کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کیا گیا۔ کہ سب سے قریب میں ہی ہوں۔ اور یہ کہ ہم رگ جان سے بھی بہت قریب ہیں گویا جان کی بھی جان ہیں۔ کیونکہ میں بوجہ خالق ہونے کے سب ذوی القربیٰ سے زیادہ قریب ہوں۔

"چشمہ معرفت" والے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو یاد رکھو کہ صرف اپنے اعمال سے کوئی نجات نہیں پا سکتا محض فضل سے نجات ملتی ہے۔ اور وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت رحیم و کریم خدا ہے۔ وہ قادر مطلق اور سرچشمہ تمام امان ہے جس میں کسی طرح کی کمزوری اور نقص نہیں۔ وہ مبدء ہے تمام ظہورات کا سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور خالق ہے تمام مخلوقات کا اور پاک ہے تمام بیہودگیوں کا اور جامع ہے تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف کاملہ کا اور منبع ہے تمام نوروں کا اور جان ہے تمام جانوں کی اور قیوم ہے ہر ایک چیز کا سب چیزوں سے نزدیک ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ عین اشیاء ہے۔ اور سب سے بلند تر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس میں اور ہم میں کوئی اور چیز بھی حائل ہے۔ اس کی ذات دقیق در دقیق اور نہاں در نہاں ہے۔ مگر پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ سچی لذت سچی راحت اسی میں ہے۔ اور یہی نجات کی حقیقی فلاسفی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۴۶)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایک تعلق حاصل کرتا ہے۔ کہ گویا اس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے۔ کہ وہ اس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی محبت کی آگ میں پڑ کر ایسے اپنی ہستی سے دور ہو جاتے ہیں۔ کہ جیسا لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی صورت ہی اختیار کر لیتا ہے۔ مگر درحقیقت وہ آگ نہیں ہے لوہا ہے۔ اور جیسا کہ خدا کی تجلیات سے اس کے عاشقوں میں ایک حیرت نما تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ایسا ہی خدا بھی ان کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا غیر متبدل ہے۔ اور ہر ایک تبدیلی سے پاک ہے۔ مگر ان کے لئے وہ ایسے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ کہ گویا وہ ایک نیا خدا ہے۔ وہ خدا نہیں جو تمام لوگوں کا خدا ہے۔"

(مضمون چشمہ معرفت ص ۵۰)

حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے الفاظ کے رو سے اللہ تعالیٰ کی معرفت جو اس کی ربوبیت کے اثر اقتضات کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے متعلق اس حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کو شناخت کر لیتا ہے۔ وہ اپنے نفس کی شناخت کے ذریعہ اپنے رب کو بھی شناخت کر سکتا ہے۔ نفس سے مراد کل نفس ذائقۃ الموت کا قرآنی آیت کے رو سے انسانی روح اور جان بھی ہو سکتی ہے اور صحیح رنگ میں انسانی روح اور جان مراد ہو تو روح کی صفات اور اس کے افعال کے شناخت کرنے پر اللہ رب العالمین کی شناخت کا دروازہ بھی کھل سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ رب العالمین کی ذاتی صفت جو ...

ہو سکتی ہیں۔ اور اضافی صفات کے مقابل جو خالقیت اور رزاقیت اور ہادی اور شافی وغیرہ ہیں۔ جن کا افاضہ اللہ تعالےٰ کی مخلوقات کے تعلق کو چاہتا ہے۔ اور وہ لازم ذات صفات الٰہیہ بعض کے نزدیک سات قسم کی صفات ہیں۔ جن کا ثبوت قرآن کریم سے بھی مل سکتا ہے۔ اول صفتِ حیات جس کے رو سے اللہ تعالیٰ کو قرآن میں حیّ کے اسم سے موسوم کیا گیا ہے۔ دوسری صفت علم جس کے رو سے قرآن کریم میں بکل شیءٍ علیم کی شان سے علیم کل کی صفت سے موصوف کیا جاتا ہے۔ تیسری صفت علیٰ کل شیءٍ قدیر کی شان کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق کے وصف سے متصف کیا گیا ہے۔ چوتھی صفت ارادہ ہے۔ جس کے ذریعے ہر چیز بمع خواص و افعال فطریہ وجود میں لائی جاتی ہے۔ اور ہر چیز جس کے ظاہری باطنی اعضاء اور قویٰ اور حواس علم الٰہی اور قدرت مطلقہ سے ظہور میں لائے جاتے ہیں۔ وہ محض قوت ارادی سے لائے جاتے ہیں۔ نہ کہ معماروں کی طرح جو مادی عقلی فن اور صناعوں کی مادی صنعتیں اور انجن اور مشینیں جو خدا کی پیدا کردہ اشیاء کے ذریعے اور اسی کی بخشی ہوئی عقلی تجویزوں اور تدبیروں سے ان کے اجزاء اور پرزے ترکیب اور ترتیب میں لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تکوین کے لئے صرف علم و قدرت سے قوت ارادی سے کُن کہنے سے اشیاء عالم کے نقوش اور صورتوں کو ظہور میں لاتا ہے۔ پھر علاوہ صفت حیات و علم و قدرت و ارادہ صفت سمیع اور بصیر اور صفت کلام بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان صفات سے جو لازم ذات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو موصوف قرار دیا گیا ہے۔ اور انسان کی فطرت کاملہ کو خدا تعالےٰ کی مظہریت کی استعداد بخشی گئی ہے۔ اور اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی صورت پر پیدا کیا بلکہ سات آسمان اور سات زمینیں اور سات سمندر اور سات دن ہفتہ کے اور سات آسمانوں کے سات کواکب مخصوصہ اور سورہ فاتحہ کی سات آیتیں جو سارے قرآن کا خلاصہ اور مفصل کتاب کے مقابل بطور مجمل کی حیثیت میں پائی جاتی ہے۔ جیسے شجر کے مقابل بذر اور ثمر۔

اور انسان کو بھی ان صفات کے افاضہ سے مستفیض فرمانے سے حی اور علیم اور قادر اور صاحب ارادہ اور مرید کے علاوہ سمیع۔ بصیر اور متکلم اور کلیم بھی قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر انسان اپنی ہستی کے متعلق غور کرے۔ تو اسے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ اس کی ہستی جو خدا تعالےٰ کی صفات کے فیوض سے ہر آن مستفیض اور ممنون ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ان فیوض کے الگ ہو جانے سے وہ محض معدوم اور نیست ہونے کے بغیر کیا ہے۔ اور اسی طرح علاوہ انفسی چیزوں کے تمام جہان کی آفاقی اشیاء کا وجود کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی تخلیق اور شانِ ربوبیت کے فیض سے ہی وجود پذیر ہو رہا ہے۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کا فیض جس سے جہان ہر آن مستفیض ہو رہا ہے۔ الگ ہو جانے سے عدم ہی عدم اور نیست ہی نیست بن جانے والا ہے۔ اور یہ انفسی اور آفاقی نظام جو دونوں اپنے اندر بیجوں اور درختوں کی مثال رکھتے ہیں۔ اور بیجوں سے جو اجمالی صورت ہے۔ درختوں کی شکل میں تفصیلی مثال اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اب اس معرفت حقہ کا حصول کہ حسب ارشاد من عرف نفسہ فقد عرف ربّہٗ انسان اپنی حیات سے جو اللہ تعالیٰ کی حیات کا فیض ہے۔ اور ایسا ہی علم و قدرت اور ارادہ کے علاوہ بصیر و سمیع اور کلیم ہونا ان فیوض کی معرفت سے ان فیوض کے مبدء اور منبع کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر ان صفات کا تعلق جو انسانی روح اور جسم سے ہے۔ اور روح اور جسم کے تعلق سے عالم مادیات اور عالم روحانیات کے تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جسم جو ظاہر ہے۔ زینہ بہ زینہ کیسے باطن کی طرف روح کی آغوش میں شیر و شکر کی طرح آمیزش حاصل کرتا ہے۔ جس سے جسمانی تعلق جو مادی تعلق کی صورت ہے۔ روحانیت میں جذب ہو جاتا ہے۔ اور روح جو باطن اور مخفی ہے۔ وہ باطن سے ظاہر کی طرف روحانیت سے مادی جسم کی طرف زینہ بہ زینہ جسم کے حصول میں اپنے تعلق کے نمایاں اثرات دکھاتا ہے۔ اب جسم اور روح کے باہمی تعلقات کو روح کی صفات متذکرہ کا ثبوت ظاہری افعال سے جو جسم کے اعضاء کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہو سکتا ہے۔ جسم اور روح کے باہمی تعلقات کی مثال جو ہر انسان کے وجود میں نمایاں ہے۔

اسی مثال کے مطابق اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے۔ اس کا باہمی تعلق رب اور عالمین کے متعلق بلحاظ معرفت سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور جب تک محرکات خارجیہ اور داخلیہ کے ذریعے افعال کا صدور نہ ہو۔ ان صفات کا ثبوت محرکات کے بغیر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہوا اور پانی کا سمندر بحالت سکون اپنی ہستی کا وہ ثبوت جو ریاح عاصفہ سے ہوا کے سمندر کو اور تموج نما تلاطم سے پانی کے سمندر کو حرکت میں نہ لائے۔ اسی طرح انسان میں جوشِ محبت اور جوشِ غضب نمایاں بھی ہوتا رہتا ہے۔ بحالت سکون ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا انسان محبت اور غضب سے بالکل بے تعلق ہے۔ لیکن تحریک کے پیدا ہونے پر اچانک وہی محبت اور وہی غضب نمایاں بھی ہو جاتا ہے۔ یہی حال انسان کی صفات متذکرہ کا تحریک پر افعال کے ذریعہ سے نمایاں ہونے کا ہے۔ اور ان تحریکات اور افعال کے ذریعے صفات کا ظہور محسوس ہونے لگتا ہے۔ جہاں وہ جسم اور روح کے باہمی تعلق کے لئے ثبوت نمایاں کرتا ہے۔ وہاں دوست کے ملنے سے اور ہر دوست سے دوستی کی علامات کا نمایاں ہونا ان کے باہمی تعلقات کا بھی ثبوت نمایاں کر دیتا ہے۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ”جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اکثر جگہ یہ امید دلائی ہے۔ کہ ایک امتی شرف مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنے اولیاء سے مکالمات اور مخاطبات ہوتے ہیں۔ بلکہ اس نعمت کے حاصل کرنے کے لئے سورہ فاتحہ میں جو پنج وقت فریضہ نمازیں پڑھی جاتی ہے۔ یہ بھی دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ تو کسی امتی کو اس نعمت کے حاصل ہونے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ کیا سورہ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالیٰ سے مانگی گئی۔ جو نبیوں کو دی گئی تھی۔ وہ درہم و دینار ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ اور مخاطبہ کی نعمت ملی تھی۔ جس کے ذریعہ ان کی معرفت حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گئی تھی۔ اور گفتار کی تجلی دیدار کے قائم مقام ہو گئی تھی۔ پس جو دعا کی جاتی ہے۔ کہ اے خداوند وہ راہ ہمیں دکھا۔ جس سے ہم بھی اس نعمت کے وارث ہو جائیں۔ اس کے بجز اس کے کیا معنے ہیں۔ کہ ہمیں بھی شرف مکالمہ اور مخاطبہ بخش۔“

پھر فرماتے ہیں:۔ ”بعض جاہل اس جگہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے صرف یہ معنے ہیں۔ کہ ہمارے ایمان قوی کر اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما۔ اور وہ کام ہم سے کرا۔ جس سے تو راضی ہو جائے۔ مگر یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجا لانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ جس دل کو خدا تعالیٰ کی معرفت میں سے کچھ حصہ نہیں ملا۔ وہ دل ایمان قوی اور اعمال صالحہ سے بھی بے نصیب ہے۔ معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت دل میں جوش مارتی ہے۔ جیسا کہ دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا خوف یا محبت معرفت سے ہی پیدا ہوتا ہے۔......

اب چونکہ تمام مدارِ خوف اور محبت کا معرفت پر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف بھی پورے طور پر انسان اسی وقت جھک سکتا ہے۔ جبکہ اسکی معرفت جو اول اس کے وجود کا پتہ لگے۔ اور پھر اسکی خوبیاں اور اسکی کامل قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور اس قسم کی معرفت کب میسر آسکتی ہے۔ بجز اس کے کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو۔ اور پھر اعلام الٰہی سے اس بات پر یقین آجائے۔ کہ وہ عالم الغیب اور ایسا قادر ہے۔ کہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ سو اصلی نعمت جس پر قوت ایمان اور اعمال صالحہ موقوف ہیں۔ خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کے ذریعہ سے اول اس کا پتہ لگتا ہے۔ اور پھر اس کی قدرتوں سے اطلاع ملتی ہے۔ اور پھر اطلاع کے موافق انسان ان قدرتوں کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ یہی وہ نعمت ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کو دی گئی تھی۔ اور پھر اس امت کو (یعنی امتِ محمدیہ کو) حکم ہوا۔ کہ تم مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں بھی دوں گا۔ پس جس کے دل میں یہ پیاس لگا دی گئی ہے۔ کہ اس نعمت کو پاوے۔ بے شک اس کو وہ نعمت ملے گی۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے لاپرواہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ یہی تو ایک جڑ ہے معرفت کی۔ اور تمام برکات کا سرچشمہ ہے۔ اگر اس امت پر یہ دروازہ بند ہوتا۔ تو سعادت کے تمام دروازے بند ہوتے مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے وہ کلمات مراد نہیں ہیں۔ جن کی نسبت خود ملہم متردد ہو کہ آیا وہ شیطانی ہیں یا رحمانی ہیں۔ ایسے بے برکت کلمات میں شیطان بھی شریک ہو سکتا ہے شیطانی ہی سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے روشن اور بابرکت اور لذیذ کلمات شیطان کے کلمات سے مشابہ نہیں ہو سکتے۔ اور جن دلوں میں بباعث طہارت کاملہ شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ ان کی وحی میں بھی شیطان کا کچھ حصہ نہیں رہتا۔ اور شیطان انہی نجس دلوں پر اترتا ہے۔ جو شیطان کی طرح اپنے اندر ناپاکی رکھتے ہیں۔ پاک نفسوں پر پاک کا کلام نازل ہوتا ہے۔ اور پلید نفسوں پر پلید کا۔“

(براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳)

(باقی)

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں

وعدوں کے تھا ہی پیاشاندار وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے کہ میرے بندے جو ایمان لائے ہیں۔ وہ عمل صالح یعنی موقعہ و محل کے مطابق مناسب حال عمل کریں۔ یعنی بعض نیک اعمال پوشیدہ طور پر بھی کریں۔ جب پوشیدہ طور پر کرنا اس کے نفس کے لئے بہتر ہے۔

اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کریں۔ جبکہ دکھلا کر کرنے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا اسے دو بدلے ملیں۔ اور کمزور لوگ بھی جو ایک نیکی پر جرأت نہیں کر سکتے وہ بھی اس کی پیروی سے اس نیک کام کو کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا۔ سرًّا و علانیۃً۔ یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو اور دکھلا کر بھی۔ اس کام کی حکمت اس نے خود فرما دی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ۔ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں شاندار حصہ لینے والے مخلصین کی ایک فہرست حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کی جا رہی ہے۔ یہ لسٹ ان کی ہے۔ جو ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء تک اپنے وعدے ادا کر چکے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزا

دفتر ان کا نہایت شکر گذار ہے اسے دفتر اس غرض سے شائع کر رہا ہے۔ کہ وہ احباب کرام جو سابقون میں ہونے کی قدر و قیمت سمجھتے اور حضرت اقدس کی خوشنودی اور دعا کی شدید تر خواہش رکھتے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو خواہ دفتر اوّل کے ہوں۔ یا دفتر دوم کے۔ ۳۱ مارچ تک سو فیصدی مرکز میں داخل کر دیں۔

یہ بھی نوٹ کرنا مناسب ہے۔ کہ بعض احباب کے وعدے ان کی موجودہ آمد کے لحاظ سے کم معلوم ہوتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ تبلیغ اسلام کے لئے اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق وعدے بڑھا کر ادا کریں اور جو کر چکے ہیں۔ وہ مزید اضافہ کر سکتے ہیں یہ سابقون الاولون کی فہرست بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعا کے لئے پیش کرکے ان شاء اللہ العزیز اخبار الفضل میں شائع کر دی جائے گی۔ تا جو ۳۱ مارچ تک باوجود کوشش کے ادا نہیں کر سکے۔ وہ جلد تر ادا کر دیں۔"

([illegible] کاتب ربوہ)

۳۱ جنوری تک سو فیصدی پورا کرنیوالوں سے ایک نہایت ضروری گذارش

وعدے کے ساتھ ہی ادا کرنے والے مخلصین کی لسٹ شائع کرتے ہوئے یہ نوٹ کرنا ضروری ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں بوجہ رش کے بعض رقوم سال ۲۲/۱۲ کی سال ۲۳/۱۳ میں اور بعض ۲۳/۱۳ کی ۲۲/۱۲ میں داخل کرائی گئی ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں۔ جن کی تفصیل نہیں لکھوائی گئی۔ یا نہیں لکھی جا سکی۔ اگرچہ دفتر وکیل المال نے بہت تحقیق و پڑتال کے بعد اندراج رجسٹروں میں کیا۔ لیکن تاہم بھی امکان ہے۔ کہ کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ لہٰذا اگر کسی دوست نے ۲۳/۱۳ کا چندہ تحریک جدید .... ہی ادا کیا ہے۔ لیکن اس کا نام اس فہرست میں نہیں۔ تو وہ برائے مہربانی وکیل المال تحریک جدید کو صحیح اندراج کی اطلاع فرما دیں۔ تا درستی کر لی جائے۔"

برکت علی خان
وکیل المال

فہرست مجاہدین دفتر اوّل جن کے وعدے سو فیصدی پورے ادا ہو چکے ہیں

(ربوہ)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب — ۲۰۰/۵
سیدہ آمنہ طیبہ بیگم اہلیہ " — ۱۰۱/۴
صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ابن — ۱۲/۵
صاحبزادی امۃ الباقی صاحبہ دختر — ۵/۲
نومولود پسر — ۵/-
پیر معین الدین صاحب — ۱۱۴/-
صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بیگم پیر معین الدین صاحب — ۷۴/-
والدہ صاحبہ " — ۸/-
والد صاحب " — ۷/-
محی الدین مرحوم برادر " — ۶/-
امۃ الصبور صاحبہ دختر " — ۶/-
امۃ الشکور صاحبہ دختر " — ۵/-
صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب — ۲۰۰/-
بیگم سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ " — ۱۰۵/-
سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ — ۳۶۰/-
میاں خوشی محمد صاحب دربان قصر خلافت — ۱۱/۳
شیخ عبد الحق صاحب ڈرائیور معہ اہلیہ صاحبہ — ۱۱/-
" " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — ۷/-
" " حضرت مسیح موعود علیہ السلام — ۶/-
" " والدین مرحومین و گزشتہ داران — ۶/-
غلام قادر صاحب دختر بیت المال — ۱۷/۴
عطاء اللہ صاحب قریشی دفتر جائداد — ۵/۸
چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دفتر اصلاح و ارشاد — ۱۵/-
" " والدہ مرحومہ — ۱۵/-
" " دادی مرحومہ — ۱۵/-
مشتاق زہرہ اہلیہ " — ۱۵/-
بچگان چوہدری احمد صاحب باجوہ دفتر اصلاح و ارشاد — ۱۹/-
ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب فضل عمر ہسپتال — ۵۶/-
اہلیہ " " — ۲۴/-
زینت بیگم بنت " — ۶۵/-
ثمینہ بنت " — ۶/-
والدین مرحومین " — ۶/-

حلیمہ نزہت اہلیہ لطف الرحمن ستار — ۹/-
صابراں بی بی والدہ قریشی محمد عبد اللہ صاحب خزانچی — ۵/۸
چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت — ۷۹/۸
اہلیہ صاحبہ " " — ۳۹/۸
والدہ صاحبہ " " — ۳۹/۸
دادی صاحبہ " " — ۱۱/۸
(میزان ۱۷۰/-)
چوہدری محمد اسحاق صاحب وکالت قانون — ۳۰/-
مولوی محمد احمد صاحب جلیل — ۴۰/-
اہلیہ " — ۱۴/-
والدہ صاحبہ " — ۱۱/-
پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے — ۵۱/۸
والدہ مرحومہ " — ۱۸/۱۲
ناصر احمد خالد پسر " — ۵/۱۰
منور احمد خالد " " — ۵/۱۰
حکیم محمد اسماعیل صاحب جامعۃ المبشرین — ۱۵/۸
ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب " — ۲۶/-
اہلیہ " " — ۷/-
بچگان " " — ۷/-
چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال معہ اہل و عیال — [illegible]
سعیدہ ام مشہود صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت کالج — ۱۳/۸
" " سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم — ۱۲/-
" " والد صاحب مرحوم — ۱۲/-
مستری علم الدین صاحب دار الرحمت شرقی — ۵/-
میاں عبد الرحیم صاحب جلد ساز " — ۷/-
بابو ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دار الرحمت وسطی — ۱۰۵/۸
والد صاحب مرحوم " " — ۵/۸
والدہ صاحبہ مرحومہ " " — ۵/۸
نانی صاحبہ " " — ۵/۴
نانا صاحب " — ۵/۴
امۃ الرفیق اہلیہ " — ۲۷/-
قریشی محمد صادق صاحب محلہ دار الرحمت وسطی — ۲۱/۴
زینب خاتون صاحبہ نرس اہلیہ حکیم احمد دین صاحب — ۱۸/-
سکینہ بیگم صاحبہ " — ۱۸/-

نام	رقم	میزان
مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم	۲۰۰/-	
حاجی ملک محمد فاضل صاحب دارالرحمت وسطی	۱۰/-	۲۰/-
زینب بی بی اہلیہ 〃	۱۰/-	
ماسٹر عطاء محمد صاحب پنشنر 〃	۵/-	
شیخ فضل حق صاحب 〃	۵/-	۲۵/-
اہلیہ 〃 〃	۵/-	
پسران 〃 〃	۱۵/-	
شیخ ضیاء الحق صاحب معہ اہلیہ 〃	۲۵/-	
سید صادق علی صاحب پنشنر 〃	۱۰/۴	۳۱/-
اہلیہ مرحومہ اوّل 〃 〃	۵/۳	
اہلیہ مرحومہ ثانی 〃 〃	۵/۳	
سید محمود علی صاحب مرحوم 〃 〃	۵/۳	
سعیدہ صادقہ قمر بنت 〃	۵/۳	
جان محمد صاحب پنشنر پوسٹ مین 〃	۱۰/۸	
سیٹھ اللہ جوایا صاحب دارالرحمت غربی	۱۰۳/-	
میاں احمد دین صاحب موذن 〃	۶/۸	۱۴/-
اہلیہ 〃 دیو بیاں 〃	۷/۸	
منشی سربلند خاں صاحب 〃	۱۸/۴	
مستری فضل دین صاحب 〃	۶/-	
چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج بین الاقوامی عدالت دارالصدر ربوہ	۳۶۰۰/-	۴۰۵۰/-
〃 〃 والد صاحب مرحوم	۱۷۵/-	
〃 〃 والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۷۵/-	
بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صاحب موصوف	۱۰۰/-	
سید بشیر احمد شاہ صاحب دارالصدر شرقی	۵/۴	
ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب 〃	۱۴/-	
شیخ محمد دین صاحب پنشنر 〃	۵/-	
صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالصدر غربی	۸۴/-	۱۰۹/-
اہلیہ 〃 〃 〃	۲۵/-	
مرزا محمد حسین صاحب چھبی ٹمیسٹ 〃	۶/۲	
حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم 〃	۵۲/-	
حکیم محمد صدیق صاحب دواخانہ طب جدید 〃	۷۰/-	
چوہدری عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار 〃	۵۰/-	
محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر 〃	۷/-	۱۷/-
اہلیہ و بچگان 〃 〃	۱۰/-	
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری دارالصدر 〃	۴۶/۴	۷۹/-
اہلیہ 〃 〃	۳۲/۱۲	
خواجہ محمد عبداللہ صاحب پنشنر 〃	۱۸۷/-	
ڈاکٹر سراج الدین احمد 〃	۱۵/-	
محمد عبداللہ صاحب بزاز 〃	۶/-	
بابو محمد بخش صاحب محلہ دارالنصر	۲۸/۴	
پراچہ فضل کریم صاحب 〃	۲۴/-	
الٰہی بخش صاحب بزاز 〃	۹/۷	
حافظ صدر الدین صاحب درویش قادیان	۱۰/۸	
صوفی علی محمد صاحب 〃 〃	۱۰/۸	
میاں محمد عبداللہ صاحب قادیانی دوکاندار ربوہ	۵/۴	
ملک بشیر احمد صاحب کنجاہی ربوہ	۱۰/-	
جمیلہ خاتون اہلیہ لطیف احمد صاحب ربوہ	۷/-	
سراج بی بی کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۲۶/۴	

نام	رقم	میزان
اہلیہ شیخ منشی محمد الدین صاحب	۶/۸	
شریفہ بیگم اہلیہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری	۶/-	
اہلیہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد	۲۰/-	
لیلیٰ بیگم اہلیہ جمعدار محمد اشرف صاحب مرحوم	۵/-	
زینب بی بی اہلیہ چراغ دین صاحب	۷/-	
مہتاب بی بی صاحبہ مستری علم الدین	۶/۶	
کریم بی بی اہلیہ قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم	۱۵/-	
زینب بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۸/۸	
خدیجہ بیگم اہلیہ امرتسری	۱۱/-	
میاں علی محمد صاحب مگھیانہ	۸/۹	
شیخ نذیر محمد صاحب وغیرہ چنیوٹ	۵/-	
حاجی تاج محمود صاحب 〃	۱۵/-	
شیخ سلطان علی صاحب 〃	۳۲/۸	
مستری محمد یعقوب صاحب 〃	۱۵/۲	

ضلع سیالکوٹ

نام	رقم	میزان
شیخ محمد اکبر صاحب سیالکوٹ شہر	۶/۶	
سید خلیل شاہ صاحب 〃	۲۵/-	
منشی محمد عبداللہ صاحب 〃	۵۱/-	
ڈاکٹر نور دین صاحب بدوملہی	۶۰/-	

ڈاکٹر صاحب بفضل خدا تحریک جدید کے کام میں زیادہ مستعدی زیادہ جوش اور زیادہ اخلاص سے کام کرنے میں پس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹریان صاحبان کو نہائیت تندہی اور سرگرمی سے ۳۱ مارچ تک اپنی جماعت کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

نام	رقم	میزان
اہلیہ اوّل 〃 〃	۱۱/-	۱۰۸/-
اہلیہ ثانی 〃 〃	۱۱/-	
بچگان 〃 〃	۱۱/-	
ڈاکٹر صاحب منجانب حضرت نبی کریم صلعم	۱۵/-	
چوہدری محمد علی صاحب خالد کمبوہ نڈر	۱۰/۴	
امۃ الرشید صاحب بدوملہی	۶/۵	
چوہدری محمد اسلم صاحب چھہور	۲۵۰/-	۳۴۵/-
اہلیہ 〃	۹۵/-	
ادریس احمد 〃	۴۰/-	
منشی لال دین صاحب داتہ زیدکا	۶/۷	
حاجی ملک امام دین صاحب سمبڑیال	۷۵/-	
ملک فیروز الدین صاحب ساہو والہ	۲۴۹/-	

خاکسار کو کیس المال کو خوب یاد ہے۔ کہ سمبڑیال کے مجاہد اپنے وعدے عام طور پر ۳۱ مارچ تک ادا کرتے رہے ہیں۔ انہیں اپنی روایت قائم رکھنی چاہیئے۔

نام	رقم	میزان
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ	۶۵/-	
ملک فتح دین صاحب ۔ گھٹیالیاں	۸/۲	
چوہدری محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ	۱۷/-	
چوہدری غلام محمد صاحب ریوکے	۲۷/-	
چوہدری نظام الدین صاحب کرنل پنجگرائیں	۱۶۰/-	
غلام رسول صاحب سہریاں	۵/۲	
منظور احمد صاحب ۔ گکھانوالی	۳۰/-	

لاہور

نام	رقم	میزان
محترمہ اشرف بیگم صاحبہ بیگم محمد افضل مخدوم مرحوم اسلامیہ پارک لاہور	۲۰۰/-	

آپ نے گذشتہ سال ۱۵۰/- دیئے تھے۔ اور سال رواں کے لئے ۱۷۰/- کا چیک وعدہ کے ساتھ دیا۔ اور بعد میں جب آپ کو حضور کے خطبات اور تقریروں سے معلوم ہوا۔ کہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے روپیہ کی بہت ضرورت ہے اور اس سال کی اہمیت کا حال معلوم ہوا۔ کہ اخراجات بوجہ غیر ملکی واقفین اسلام سیکھنے کے لئے ربوہ آ رہے ہیں۔ تا اپنے ملک میں واپس جا کر تبلیغ اسلام کریں۔ اور نئے مشن کھولنے کا بھی کئی ملک مطالبہ کر رہے ہیں۔ تو محترمہ موصوفہ نے اپنے ۱۷۰/- میں مزید ۳۰/- کا چیک دے کر ۲۰۰/- کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پس وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدہ میں اضافہ کر کے بھی دے سکتے ہیں۔

نام	رقم	میزان
شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ مزنگ لاہور	۱۵۰/-	
چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر حلقہ کینال پارک لاہور	۵۰۵/-	
ملک بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر 〃 〃	۱۰۰/-	
میاں محمد اقبال صاحب زرگر بھاٹی گیٹ لاہور	۲۸/-	
قاضی منظور احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱۶/-	
قاری غلام مجتبیٰ صاحب ۔ لاہور	۱۱۱/-	
حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف کوچہ چابک سواراں لاہور	۶۰/-	
حاجی محمد اسماعیل صاحب دھرم پورہ لاہور	۳۰/۶	۳۵/۹
اہلیہ 〃 〃	۵/۳	
چوہدری نور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور	۴۰/-	
قریشی بشیر حسین صاحب 〃	۱۸/-	
شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد 〃	۲۷/-	
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب 〃	۱۸/-	
چوہدری محمد حسین صاحب گوالمنڈی 〃	۲۳/۸	
حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم حلقہ نیلا گنبد 〃	۲۸/-	
مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی لاہور	۱۰/۱۳	
امۃ العزیز اہلیہ 〃 〃	۶/۸	
حیات بیگم والدہ مرحومہ 〃	۶/۶	
والد صاحب ۔ مرحوم 〃	۶/۶	
کرنل محمد عطاء اللہ صاحب ۔ لاہور شہر	۵۴۰/-	
حکیم عبدالعزیز صاحب ۔ فیروزپوری 〃	۵/۱۳	
اہلیہ 〃 〃	۵/۱۳	
برخوردار عبدالکریم خاں 〃	۴۷/-	
امۃ اللطیف ناصرہ دختر عبدالعزیز صاحب حکیم	۵/۶	
سعیدہ صادقہ 〃	۵/۶	
امۃ الکریم نسیم 〃	۵/۶	

ضلع شیخوپورہ

نام	رقم	میزان
عائشہ بی بی اہلیہ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ شہر	۹/۱۲	
چوہدری فیض احمد صاحب	۵۰/-	
رحمت بی بی صاحبہ کالیہ	۴۳/۱۵	
چوہدری محمد الدین صاحب اہلیہ	۷۱/۱۳	۹۴/۷
〃 〃 آنحضرت صلعم	۱۱/۵	
〃 〃 حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۱/۵	
حکیم فضل الغفور صاحب کالیہ	۹/۱۰	
مولوی عبدالرحمٰن صاحب دیہاتی مبلغ	۱۳/۷	

ملک شاہ محمد صاحب کالیہ ۵/۵

چوہدری اللہ دتہ صاحب چک ۵ ۶/۵

چوہدری محمد ابراہیم صاحب کرم پورہ ۱۶/-

چوہدری غلام حیدر صاحب ۔ " ۲۰/-

چوہدری نذیر محمد صاحب " ۱۸۰/-

آپ نے وعدہ تو ۱۵۶/- کا کیا تھا۔ لیکن ادا کرتے وقت اضافہ کرکے ۱۸۰ دیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نیز جماعت کرم پورہ دفتر اول ۲۳ کا وعدہ کرکے ۱۰۱۲۹۲/۱۳ ادا کئے مگر دفتر دوم کے سال رواں کرم پورہ کی کوئی وصولی نہیں ہے۔ عہدہ داران کو خاص توجہ کرنا چاہیئے۔

چوہدری سردار محمد صاحب ۔ کرم پورہ ۱۱/-

چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم " ۹/-

اہلیہ " " ۹/-

چوہدری نذیر محمد صاحب منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرم پور ۱۲/- } ۲۲/-

" " حضرت مسیح موعود علیہ السلام " ۱۰/- }

سید لال شاہ صاحب معہ اہلیہ " ۵/۱۳ }

" " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم " ۵/۱۳ }

" " والدہ صاحبہ " ۵/۳ } ۱۵/۹

اللہ یار صاحب " ۱۰/۴ }

چوہدری فرید خاں صاحب چک ۲۵ ۶/۴

حوالدار غلام احمد صاحب چک ۱۱ چھور ۱۴/۸

شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے ۴۰/-

چوہدری الٰہی بخش صاحب " ۷/۸

محمد عطار ابی صاحب ڈھاکے ۱۱/۸

ملک محمد ابراہیم صاحب کنبھی انہ جھوٹاں ۲۰/-

چوہدری عمر الدین صاحب بھو یٹوال ۱۱/-

علم الدین صاحب چک ۲۹ ۱۳/-

میاں محمد شریف صاحب کشمیری گوجرانوالہ شہر ۷۰/-

مولوی رحمت اللہ صاحب خادم مسجد " " ۷/-

میاں نور داد صاحب " " ۲۶/۸

محمود احمد خان کارخانہ دار " ۱۵۰/-

رانی صاحبہ بیوہ حافظ محمد ابراہیم صاحب فیروز والہ ۹/-

چوہدری سلطان علی صاحب گجو چک ۱۴/-

میاں غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ بھاکا بھٹیاں ۱۳/-

مہر بی بی صاحبہ " ۶/۸

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ سرجن پنڈی بھٹیاں ۲۵/-

چوہدری سردار خاں صاحب مومنکے ۴۰/۸

محمد عبد اللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں ۱۸/-

ضلع لائلپور

فضل دین صاحب نگوی ۔ لائلپور شہر ۶/۶

نیاز بیگم اہلیہ " " ۵/۱۲

فضل دین صاحب منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵/۵

رحمت النساء بیگم دختر فضل دین " ۵/۱۲

جنت النساء بیگم بنت " " ۶/۶

ملک برکت علی صاحب سیکرٹری مال " ۲۰/۸

چوہدری نظام الدین صاحب چک ۸۴ ج۔ب ۷/۹

نصیر الدین صاحب " ۵/۱۱

محمد عبد اللہ صاحب چک ۶۵ ج۔ب ۷/۷

چوہدری الیاس الدین صاحب چک ۲۷ بہلولپور ۵/۶

چوہدری ناصر احمد صاحب ناصر " ۲۵/-

جنت بی بی صاحبہ چک ۵۹۱ گنگاپور ۱۲۵/-

چوہدری برکت علی صاحب چوہدری والا ۲۰/-

علی احمد صاحب چک ۴۰ لائلپور ۵/۶

طالعہ بی بی صاحبہ " " ۸/-

حاجی محمد ابراہیم چک ۵ ڈبہ ٹیک سنگھ ۳۰/-

ضلع سرگودھا

صالحہ خاتون دختر بھائی محمود احمد صاحب ڈاکٹر سرگودھا شہر ۱۹/-

ملک صاحب خانصاحب نون " ۵۰۰/-

زینب النساء صاحبہ " ۴۴/-

چوہدری بشیر علی اور حمہ ۱۰/۴

محمد سلیمان صاحب " ۵/-

میاں خدا بخش صاحب " ۱۸/-

چراغ بی بی صاحبہ " ۲۰/۳

سردار بی بی بنت تاجدین " ۱۰/-

میاں نور دین صاحب چک ۹ کوٹ مومن ۴۴/-

عبد الرزاق صاحب منڈی بھلوال ۱۰۲/-

چوہدری شبیر محمد صاحب چک ۲۲ ج ۶/۳

چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۴۹ ج ۱۲/۵

چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ج ۲۰۰/-

ملک غلام نبی صاحب مرحوم چک ۹۸ شمالی ۲۶/-

چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار چک ۹۹ " ۱۸/۱۲ } ۳۰/۴

حسین بی بی زوجہ " ۱۲/۲ }

چوہدری خورشید احمد صاحب " ۷/۱۱

مولوی غلام محمد صاحب ۔ گوندل " ۱۳/۴

چوہدری عبد الغنی صاحب ۔ گوندل " ۸/۱۱

سید عبد الغنی شاہ صاحب مٹھ ٹوانہ ۵۵/۴

قریشی محمد سعید صاحب اجنالہ سٹیٹ ۷۰/-

ضلع گجرات

منیار اللہ صاحب پنشنر ڈسپنسر گجرات شہر ۵۲/۲

میاں خدا بخش صاحب دوکاندار " ۱۵/-

منشی ابراہیم صاحب ڈار پنشنر " ۵/۵

چوہدری احمد دین صاحب منڈی پلیڈر ۱۲/-

ملک برکت علی صاحب " ۲۰/۸

چوہدری سلطان احمد صاحب کھاریاں ۴۶/- } ۵۸/۱۲

زینب بی بی ہمشیرہ " ۱۲/۱۲ }

سید عبد الغنی شاہ صاحب گھیٹر ۲۲/- } ۳۵/-

سیدہ شاہ بیگم صاحبہ " ۱۳/- }

پیر محمد عبد اللہ صاحب گولیکی ۲۸/-

میاں فتح عالم صاحب " ۳۲/-

میاں نور دین صاحب " ۷/۹

منشی غلام محمد صاحب کنجاہ ۱۱/-

احمد دین صاحب " ۱۱/-

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کڑیانوالہ ۱۹۲/- } ۲۳۴/-

اہلیہ مرحومہ " " ۴۲/- }

ضلع جہلم

شہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم شہر ۱۳/-

منشی عبد الغنی صاحب " ۲۲/-

سیٹھ خلیل الرحمٰن صاحب ۶/۴

راجہ غلام محمد صاحب ملوٹ ضلع جہلم ۱۸/۲

ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ سرجن گلگت شہر ۸۶/-

احمدی برادرز " " " ۵/-

ٹھیکیدار عبد العزیز صاحب دنیال ننگیال کشمیر ۱۵/-

ضلع راولپنڈی

بشیر احمد صاحب بھٹی معہ اہلیہ راولپنڈی شہر ۲۵/-

میاں محمد عالم صاحب " ۲۰/-

ضلع کیمبل پور ومیانوالی

مرزا عبد الرؤف صاحب دار الفضل میڈیکل ہال کیمبل پور ۱۵۵/- }

مرزا عبد الکریم " ۲۱/۸ } ۱۸۷/۸

اہلیہ " " ۱۱/- }

قریشی محمد شفیع صاحب پنشنر داود خیل میانوالی ۲۴/-

مظفرگڑھ و ڈیرہ غازیخاں

استانی زینب بی بی صاحبہ مظفرگڑھ ۵۵/-

غلام حسن خاں صاحب کوٹ قیصرانی ۲۵/-

مولوی عبد القدوس صاحب بستی رنداں ۱۷/-

(صوبہ سرحد)

ڈاکٹر مبارک احمد صاحب پشاور شہر ۱۷۰/-

ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب " ۱۳۰/-

مرزا برکت علی صاحب " ۵۸/- }

اہلیہ " " ۳۱/- }

والدین مرحوم " " ۱۰/- } ۱۱۳/۴

شیخ قطب الدین صاحب مرحوم " ۵/- }

صالحہ بیگم طلعت دختر " ۹/۴ }

اہلیہ خورد خاں خواص خاں صاحب " ۳۵/-

ملک عبد الجبار صاحب ٹوپی ۳۱/-

ملک صاحب بھی ایسے ہی سن کر کہ عام طور پہ وعدے کے ساتھ ہی سب احباب کی رقم ادا فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس سال میں ۱۰۰/۱۲ روپیہ ارسال فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حسن جمالہ اہلیہ " " ۱۹/۸

محمد الیاس خاں ولد ملک عبد الجبار خاں ٹوپی ۱۵/-

محمد بشیر خاں " ۱۵/-

ممتاز بیگم اہلیہ محمد بشیر خاں صاحب " ۷/۱۱

محمد اقبال خاں ولد ملک عبد الجبار صاحب ۷/۹

بچگان " ۵/-

مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۳۵/- } ۱۶۶/-

اہلیہ " ۳۱/- }

ضلع منٹگمری

جمعدار محمد اسماعیل صاحب نمبردار $\frac{99}{6 \cdot R}$ منٹگمری ۱۲۱/-
بیگم 〃 〃 ۲۹/-
منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷/-
〃 حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۷/-
〃 مرحوم والدین ۱۶/-
〃 مرحوم بچگان ۱۶/-
ماسٹر عبدالکریم صاحب منٹگمری شہر ۸/-
بیگم 〃 〃 ۸/- } ۱۶/-
ملک محمد شریف صاحب دوکاندار 〃 ۸/-
شیخ لال محمد صاحب جنرل سٹور اوکاڑہ ۲۳/-
والد صاحب 〃 ۵/-
بچگان 〃 ۹/- } ۳۷/-
میاں دین محمد صاحب بٹالوی 〃 ۱۴/-
شیخ محمد یعقوب صاحب بٹالوی ۶/-
چوہدری عبدالواحد صاحب 〃 ۳۷/-
چوہدری فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر $\frac{96}{12 \cdot L}$ ۵۲/-
رشید بی بی بنت 〃 ۲۹/- } ۸۱/۴
چوہدری جان محمد صاحب $\frac{95}{120 \cdot L}$ ۷/۸
جمعدار محمد اسماعیل صاحب پنشنر بریلوی $\frac{6}{110 \cdot L}$ ۱۴/۱۰
چوہدری عبدالرحیم صاحب $\frac{90}{120 \cdot L}$ ۱۰/-
چوہدری فقیر محمد صاحب 〃 ۶/-
چوہدری رشید احمد صاحب $\frac{30}{110 \cdot L}$ ۵۰/۸
حکیم نیاز محمد صاحب کسووال $\frac{119}{}$ ۶۰/-
ملک عبدالعزیز صاحب $\frac{245}{E \cdot B}$ ۶/-
فتح دین صاحب مدرس $\frac{40}{30 \cdot R}$ ۲۵/-
شیخ محمد اوّل صاحب مدرس بھڈہ نجت ۱۳/۱۳
چوہدری غلام سرور صاحب $\frac{55}{20 \cdot L}$ ۲۶۰/-
فاطمہ بی بی اہلیہ 〃 ۵۵/-

ضلع ملتان

چوہدری فضل کریم صاحب بورے والا ۱۳/-
شمس الدین صاحب سیال 〃 ۵/-
امۃ الحمید اہلیہ 〃 ۵/-
چوہدری بشیر احمد صاحب بلاک افسر ۳۰/-
فاطمہ بانو اہلیہ محمد یحییٰ خاں مرحوم ۵/۸
ملک عزیز احمد صاحب لودھراں ۱۴/۸
ملک فیض بخش صاحب 〃 ۱۰/۸
ملک محمد علی صاحب 〃 ۵/-
مولوی محمد علی صاحب $\frac{5}{43}$ ۲۸/-
چوہدری فضل احمد صاحب $\frac{1}{40 \cdot R}$ نور محمد رشید ۴۴/-
حیدر بی بی اہلیہ 〃 ۱۹/-

ریاست بہاولپور

چوہدری غلام رسول صاحب $\frac{122}{P}$ ۵۵/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب $\frac{120}{P}$ ۹۱/۱۰
میاں محمد اسماعیل صاحب جھول ۳۱/-

کراچی

سید ارتضیٰ علی صاحب الحمرا مارٹن روڈ ۶۰/-
چوہدری عبدالمجید صاحب مارٹن روڈ ۷۶/-
ڈاکٹر حاجی خاں صاحب جیکب لائنز ۲۰۰/-
انور اللہ صاحب 〃 ۵۰/-
قریشی رشید احمد صاحب 〃 ۴۵/-
مرزا احسان الحق صاحب ۔ شرقی ۱۵۱/-
ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۵۱/-
چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت 〃 ۱۳۵۰/-
محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی 〃 ۱۳/-
ملک مشتاق احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر معہ خاندان 〃 ۱۲۸/-
ڈاکٹر محمود نذیر احمد صاحب صدر ۵۷۰/-
بچگان 〃 [illegible] } ۶۵۳/[illegible]

تمام وعدے
پہلے تین چار ماہ میں ادا ہو جائیں

”میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔“

”چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔“

”سب سے خطرناک یہ ہے۔ کہ تم وعدہ کرو۔ اور اسے وقت کے اندر پورا نہ کرو۔“

”چاہیئے کہ تم سب تحریک جدید میں شامل ہو جاؤ۔ اپنی زندگی کو سادہ بناؤ۔ اور وعدے کو وقت کے اندر پورا کرو۔“

”زیادہ صحیح طریق یہی ہے۔ کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔“

اگر آپ نے وعدہ غفلت سستی سے اب تک نہیں کیا۔ تو اب وعدہ کرکے ادا بھی کریں۔ تا دیر سے وعدہ کرنے کی تلافی ہو جائے

”زندگی کو اتنا سادہ بنالے۔ کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو۔ اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔“

”ہر احمدی پہلے تین چار ماہ میں اپنا وعدہ پورا کر دیا کرے۔“

مولوی عبدالواحد خاں میرٹھی 〃 ۴۵/-
قاضی حبیب الدین صاحب 〃 ۱۳۰/-
ملک جلال الدین صاحب 〃 ۲۱۰/-
محمد اسحاق خاں صاحب 〃 ۲۱/-
غلام احمد صاحب معرفت قریشی برادرز 〃 ۸۰/-
والدین 〃 ۱۰/-
پسر و دختر غلام احمد صاحب ۵/-
سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی 〃 ۱۰/-
خواجہ عبدالحمید صاحب ضیار عید گاہ ۱۴۰/-
شیخ رفیع الدین احمد صاحب عید گاہ ۲۵/۱۲
〃 سردار بیگم اہلیہ 〃 ۱۱/۸
دختران صالحہ صادقہ نعیمہ۔ رضیہ۔ بشریٰ عیدگاہ ۶/۹
شیخ نسیم الدین احمد شیخ رفیع الدین احمد صاحب ۱۸/-
شیخ کلیم الدین احمد 〃 ۶/۸
زینت بی بی مرحومہ والدہ 〃 ۵/۱۲
شیخ سلیم الدین احمد مرحوم اوّل 〃 ۵/۱۲ } ۸۵/۹
رشیدہ بیگم اہلیہ سید ممتاز حسین صاحب رام سوامی ۲۵/-
بچگان 〃 ۲۵/- } ۵۰/-
ایم۔ اے خورشید ناظم آباد گولی مار ۱۰۰/-
[illegible] عبدالغفار [illegible] ۵/-
[illegible] ۱۰۰/-
شیخ انعام الٰہی صاحب سہگل سعید منزل ۲۷/۸
خاں رفیع الزماں خاں صاحب 〃 ۵۸/-
ملک صفدر علی صاحب ۔ پیر کالو ۶۲/-
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ۲۲۸/-
شگفتہ اختر بیگم 〃 ۲۰/- } ۲۴۸/۴
فاطمہ بیگم معہ بچگان لارنس روڈ ۳۴/-
سعیدہ بیگم اہلیہ بابو عبدالعزیز صاحب ۱۱/۱۲
بیگم ملک بشیر احمد صاحب بنو دے ۱۰۱/-
محمودہ بیگم ہمشیرہ سردار احمد کراچی ۱۵/-
اہلیہ ملک مولا بخش صاحب مرحوم ۷/-
ڈاکٹر عبدالحمید صاحب صدر ۱۲۵/-
عبدالستار صاحب کرنڈی ۸/-
محمد عبداللہ صاحب انجینئر نواب شاہ ۱۰۵/-
وزیرہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی نواب شاہ ۵۰/-
چوہدری عبدالغفور صاحب بھٹی کنری ۳۳/-
چوہدری عبداللہ صاحب کوٹ عبداللہ ۲۴/-
چوہدری عبدالمجید صاحب ڈیری سیمنٹ ورکس ۴۷۶/-
اہلیہ رسول بی بی صاحبہ 〃 ۱۷/- } ۴۹۳/۴
قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر ۳۱/-
بابا نبی بخش صاحب 〃 ۱۵/-
سکینہ خانم صاحبہ 〃 ۱۱/۴ } ۲۶/۴
ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب بنی سور روڈ ۲۵/-
والدین مرحومین 〃 ۱۴/-
اہلیہ 〃 ۷/- } ۴۶/-
چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد لشیر آباد اسٹیٹ ۱۱۰/-
سربلند صاحب ملتانی 〃 ۱۴/۸
چوہدری غلام محمد صاحب ناصر آباد ۱۲/-
مولوی کرم الٰہی صاحب 〃 ۳۴/۱۲
صوفی غلام محمد صاحب $\frac{27}{}$ الف ۶۲/-
رمضان بی بی اہلیہ 〃 ۲۱/۲
نور بی بی والدہ 〃 ۱۱/۲
ماسٹر عبدالغنی صاحب سانگھڑ ۲۰/-
چوہدری محمد علی صاحب باندھی ۳۷۰/-

سندھ میں ان زمیندار جماعتوں نے وعدے کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کی ہے ان کا بہت بہت شکریہ ہے۔ سندھ کی دوسری زمیندار جماعتوں کو بھی ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کا ماحول پیدا کرنا چاہیئے یہ درست ہے کہ اگر زمیندار اس بات پر تل جائے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا اور وہ اس کام کے کرنے میں اکثر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پس سندھ کے زمیندار احباب کو خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ باقی

ترقی کے تین زریں اصول

(از عبدالواحد صاحب امیر وشرقی ضلع ڈیرہ غازی خاں)

ہمارا جلسہ سالانہ جو روحانی بارش کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہی ایام میں سعید روحوں پہ انتشار روحانیت ہوتا ہے اور یہ وہ مبارک ایام ہوتے ہیں۔ جب ملائکہ آسمان سے اتر کر ذہنوں کو صیقل کرکے انہیں جلا بخشتے ہیں۔ اسی جلسہ سالانہ پہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے تین خاص نکتے معرفت کے سمجھائے گئے ہیں سمجھتا ہوں کہ کم از کم میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ان مقدس ایام میں اور مقدس جگہ پر روحانی اور مادی ترقی کرنے کے تین خاص گر اپنے فضل اور رحمت سے سمجھائے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ مضمون جو میں مندرجہ ذیل سطور میں عرض کرنے لگا ہوں۔ موجودہ زمانہ کے امام العارفین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے راشدین کی کتب میں مختلف مواقع پہ بیان ہو چکا ہو اور میرے مطالعہ میں نہ آیا ہو۔ اس لئے اگر آپ اسے قابل اشاعت سمجھیں تو اپنے اخبار میں شائع فرماویں تا دوسرے احباب بھی اس لطف سے بہرہ اندوز ہو سکیں اور اگر اس قابل نہ دیکھیں۔ تو ردی کی ٹوکری کی بجائے رسالہ خالد کو بھجوا دیں کم از کم وہ اسے "اپنا کالم" کے عنوان سے تو شائع کر دے گا۔ والسلام

خاکسار عبدالواحد خاں معلم جماعت احمدیہ پیر ترق ڈیرہ غازی خاں۔

مادی اور روحانی ترقی کے تین عظیم الشان گر

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اوتیت جوامع الکلم کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے دوسرے انبیاء سے ایک خاص فضیلت یہ بخشی ہے کہ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں۔ یعنی میرے مختصر سے الفاظ میں عظیم الشان مضامین پنہاں ہوتے ہیں۔ احادیث میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔

ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ بعض غریب صحابہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ اے ہمارے محبوب آقا اور اے اللہ کے رسول ہمارے بعض بھائی مالی قربانیوں میں ہم سے بڑھ جاتے ہیں اور وہ ہم سے زیادہ ثواب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی کوئی ایسا گر بتائیے جس سے ہم بھی ان کے برابر ہو جایا کریں آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

اب بظاہر یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ صرف ۳۳-۳۳ دفعہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ کہنے سے اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہنے سے ہم مالی قربانیوں میں باوجود مال نہ رکھنے کے اُن لوگوں سے کیسے ثواب میں برابر ہو سکتے ہیں۔ جو ہم سے زیادہ مال رکھتے ہیں اور پھر اس مال کو لوجہ اللہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم غور سے دیکھیں تو میرے ذوق اور عرفان کے مطابق سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے میں ہمارے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے ترقی کرنے کا سب سے پہلا اور ابتدائی درجہ بیان فرمایا ہے۔ اور الحمد للہ میں ترقی کرنے کا دوسرا درجہ بیان فرمایا ہے اور اللہ اکبر کہکر آپ نے ترقی کی تیسری منزل کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

ترقی کرنے کا پہلا درجہ سبوحیت اختیار کرو

سبحان اللہ کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے عیوب سے منزّہ ہے تمہارا بھی فرض ہے کہ تم جہاں زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہا کرو وہاں یہ دعا بھی کیا کرو کہ الٰہی! میرے اندر تو ہزاروں نقائص ہیں معاصی اور جرائم سے میرا نامۂ اعمال سیاہ ہو چکا ہے۔ پس میں تجھے تیری صفت سبّوح کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ مولا جس طرح تو سبّوح ہے اور ہر عیب سے پاک ہے اسی طرح تو مجھے محض اپنے فضل وکرم سے گناہوں سے پاک کر دے اسی طرح جب ایک عاجز اور درماندہ انسان اس کے حضور سبحان اللہ سبحان اللہ کہے گا تو لازماً اللہ تعالیٰ جو تواب بھی ہے رجوع برحمت ہوگا اور اس پر اس کی آہ وزاری کو دیکھتے ہوئے اس پر سبوحیت کی چادر ڈال دے گا۔ اور فرمائے گا کہ میرا بندہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کر میرے آستانہ پر آیا ہے کیوں نہ میں اس پر اپنی رحمت اور فضل نازل کروں۔

اسی طرح سبحان اللہ سبحان اللہ میں دوسرا نکتہ یہ بیان فرمایا کہ جس طرح خدا تعالیٰ عیوب سے پاک ہے۔ تمہارا بھی فرض ہے کہ تم تخلقوا باخلاق اللہ کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر سبوحیت پیدا کرو۔ یعنی آج سے یہ عزم کر لو اور سچے دل سے اپنے خدا سے وعدہ کرو کہ آئندہ ہم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ پس سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے میں اس طرف توجہ دلائی کہ مادی اور روحانی ترقی کرنے کا پہلا درجہ یا ابتدائی منزل یہ ہے کہ انسان میں جو کمزوریاں ہیں جو نقائص ہیں سب سے پہلے انہیں دور کرو جس طرح ایک نئی عمارت اس وقت تک کھڑی نہیں ہو سکتی۔ جب تک زمین کو صاف اور ہموار نہ کر دیا جائے۔ اسی طرح تم بھی کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک تمہاری دل کی زمین صاف نہ ہو۔

پس ترقی کرنے کا پہلا درجہ یہ ہے کہ اپنے اندر نقائص اور کمزوریاں دور کرو چاہے وہ روحانی لحاظ سے ہوں یا دنیاوی لحاظ سے ہوں۔ یعنی اپنے اندر سبوحیت کی صفت پیدا کریں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ سبّوح ہے۔ وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے اندر جو کمزوریاں ہیں وہ دور کر دیں۔

ترقی کرنے کا دوسرا درجہ

دوسرا فقرہ جو آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ یہ تھا کہ ۳۳ دفعہ الحمد للہ پڑھا کرو۔

اس میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ ترک شر پر قادر ہو گئے ہو تو صرف اسی پر مطمئن نہ ہو۔ گناہوں کو چھوڑ دینا کوئی بڑا بھاری کام نہیں ہے بلکہ اب تم اپنے مولا کے حضور یہ دعا کرو کہ الٰہی جس طرح تو تمام خوبیوں کا جامع ہے اور مجسم حمد ہی حمد ہے پس ہمیں بھی توفیق عطا فرما کہ ہمارے اندر بھی خوبیاں ہی خوبیاں پیدا ہو جائیں یا دوسرے لفظوں میں تمہاری جدوجہد اس نقطہ پر مرتکز ہونی چاہیئے کہ تم اب نیکیوں کی طرف قدم اٹھاؤ پہلے اگر تم جرائم اور معاصی کا ارتکاب کر لیتے تھے اور اب تم نے انہیں چھوڑ دیا ہے تو اب نیکیوں کے بجا لانے کی کوشش کرو مثلاً پہلے اگر تم جھوٹ بولتے تھے اور جھوٹ کی بے جا حمایت کرتے تھے۔ اور جھوٹ کی تائید میں ناجائز حرکات کرنے سے بھی باز نہیں رہتے تھے۔ تو اب صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ہم اب جھوٹ بولنے سے باز آ گئے ہیں یا جھوٹ کی حمایت نہیں کرتے بلکہ اب تم کو ترقی کی طرف دوسرا قدم یوں اٹھانا چاہیئے کہ تمہیں حق کی تلاش کرنی چاہیئے۔ جھوٹ کے خلاف عملی قدم اٹھانا چاہیئے جس طرح تم نے اسے ایک گندی اور بدبودار چیز سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ اب اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو اس جھوٹ کے خلاف زبردست آواز اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ کہ جھوٹ اور بدی اور گناہ مختلف قسم کی زہریں ہیں جنہیں کھا کر تمہاری روحانیت کسی طرح بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔

غرضیکہ روحانی اور مادی ترقی کرنے کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ "الحمید" خدا کی طرح اپنے اندر حمد ہی حمد پیدا کرنی چاہیئے۔ یعنی ہماری رغبت نیکیوں کی طرف زیادہ ہو۔ معاصی اور جرائم۔ بدیاں۔ نفس امّارہ کے بے جا جوشوں سے ہمیں نفرت ہو نیکیوں سے ہمیں پیار اور محبت ہو۔ پس ہمارے روحانی معالج صلے اللہ علیہ وسلم نے مادی اور روحانی بیماری دور کرنے کا دوسرا نسخہ الحمد للہ میں بیان فرمایا ہے۔

مادی اور روحانی ترقی کرنیکی تیسری عظیم الشّان منزل

ہمارے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری اور انتہائی اور سابقہ درجوں سے بڑھ کر ترقی کرنے کا ایک اور درجہ یا ایک اور منزل اللہ اکبر میں بیان فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تم اپنے ماحول میں دیکھتے ہو۔ تو تمہیں نظر آتا ہے کہ کوئی علمی لحاظ سے بڑھا ہوا ہے۔ کوئی صنعتی لحاظ سے دوسروں پر فائق ہے کوئی مالی لحاظ سے دوسروں سے بڑھ گیا ہے کوئی روحانی لحاظ سے آسمان روحانیت پر پرواز کر رہا ہے۔ تو تمہیں بھی انہیں دیکھکر مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تمہیں بھی "اللہ اکبر" خدا سے دعا مانگنی چاہیئے کہ اے میرے اللہ جس طرح تو نے ان لوگوں کو اپنی کبریت سے حصہ دیا ہے۔ مجھے بھی حصہ عطا فرما کہ میں بھی اپنے معاصرین سے بڑا بن جاؤں۔ کیونکہ ان لوگوں کی بڑائی ذاتی تو ہے نہیں جو کچھ دیا ہے۔ تو نے ہی انہیں دیا ہے تو اسباب پر قادر ہے کہ تو مجھے بڑا بنا دے۔ دوسرا نکتہ اللہ اکبر میں یہ بیان فرمایا کہ جب تم نے معاصی اور گناہوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور نیکیوں کی طرف تمہاری رغبت ہو گئی ہے۔ تو اب تمہارا فرض ہے۔ اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرکے دوسروں سے بڑا بننے کی کوشش کرو۔ واستبقوا الخیرات اور السابقون الاوّلون بن کر اپنے اللہ اکبر، خدا کی طرح اپنے اندر اکبر بننے کی صلاحیت پیدا کرو۔ یہ تیسرا اور آخری گر ہے۔ جو اُس پاک وجود صلعم نے اجڑ دوسروں کو بھی اپنی قوت قدسی سے پاک کرنے کی طاقت رکھتا تھا بیان فرمایا۔ (باقی صفحہ پر)

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ جات

مجالس انصار اللہ کے ارکین و عہدہ داران اور احباب جماعت کی آگاہی کے لئے مجلس شوریٰ انصار اللہ منعقدہ ۲۶-۲۷ اکتوبر کے فیصلہ جات ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں - جن کا تعلق ارکین اور عہدہ داران انصار کے عملدرآمد اور مرکز کے ساتھ تعاون پر موقوف ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ انصار جماعت، شوریٰ انصار کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے ان کو پوری کوشش اور تندہی سے عملی جامہ پہنا کر عنداللہ ماجور ہوں گے -

وہ فیصلہ جات یہ ہیں

(۱) انصار اللہ کا اپنا جھنڈا ہو - انعامی اور اعزازی جھنڈا بھی - حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی سفارش پر ان مجالس کو دے دیا جایا کرے گا جو مقابلہ میں اول رہا کریں گی - یعنی یہ مقابلہ ایک شہری مجالس کا شہری سے ہوا کرے گا - اور ایک دیہاتی کا دیہاتی سے ہوا کرے گا۔ دونوں طبقہ کی مجالس سے جو اول رہا کرے گی اُسے انعامی اور اعزازی جھنڈا ملا کرے گا۔ (تفاصیل حصول جھنڈے کی طے کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ شہری اور دیہاتی جماعتوں کو ابھی سے حسن کارکردگی کے ساتھ سابقت کی کوشش شروع کر دینی چاہیئے -)

(۲) انصار کا تربیتی اجتماع سال میں ایک مرتبہ ایک ہفتہ کے لئے ہوا کرے گا۔

(۳) جسمانی مجلس صفائی کے رواج کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً گھر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے ہر ممبر کے کپڑے صاف ہوں۔ مجلس میں تھوکا نہ جائے وغیرہ -

(۴) پابندی اور آداب اجتماع کی ترغیب دی جائے۔ صفائی اور آداب مجلس کی تلقین اور تربیت پر رسالہ لکھوا جائے۔ صفائی کا ہفتہ منایا جائے

(نوٹ:- ۳ و ۴ کے متعلق شوریٰ انصار نے فیصلہ کرتے ہوئے عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس عاملہ مرکزیہ انصار اللہ پر ذمہ داری ڈالی جائے -)

(۵) ۱۹۵۷ء میں ہر رکن انصار اللہ کے لئے کم از کم کلمہ طیبہ صحیح اعراب کے ساتھ نیز نماز مکمل مع ترجمہ نیز عقائد اسلام یاد کرنے ضروری قرار دئے جائیں -

(۶) حسب تجویز مجلس انصار چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ شوریٰ انصار نے فیصلہ کیا کہ چونکہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اب بہت قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں اس لئے ان کو اجتماع انصار میں تعداد پر نمائندگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ یعنی اگر کسی جماعت کی مجلس انصار اللہ کا رکن صحابی ہو تو وہ بحیثیت صحابی ہونے کے اجتماع ربوہ میں شامل ہو سکے گا۔

(۷) حسب تجویز مجلس انصار اللہ لائل پور اور ترمیم مرکزیہ مجلس انصار اللہ فیصلہ ہوا کہ "قرآن مجید کے کسی حصے کے ترجمہ کا امتحان سال میں ایک دفعہ ضرور ہوا کرے (علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کے جس کا فیصلہ ۱۹۵۵ء کی شوریٰ انصار میں پہلے سے ہو چکا ہے۔)

ابو العطاء جالندھری قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

مجالس انصار کے نئے عہدہ داران کا انتخاب

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے فیصلے کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ ان تمام مجالس انصار کے عہدہ داران کا نیا انتخاب کیا جانا ہے۔ جن کا انتخاب یکم نومبر ۱۹۵۶ء سے پہلے پہلے کا ہے یکم نومبر ۱۹۵۶ء سے بعد کے منتخب ہونے والے عہدہ داران کا انتخاب بحال رہے گا -

اس لئے ہر اس مجلس انصار کے زعماء صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے۔ جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر نہیں ہیں کہ وہ بہت جلد اپنی اپنی مجالس کے ارکین انصار کو کسی معین تاریخ پر جمع کر کے بصدارت امیر جماعت مقامی یا پریذیڈنٹ انتخاب کروا کر فہرست منتخب ہونے والے عہدہ داران کی بہ تصدیق صدر اور اپنے دستخطوں کے باعث منظوری دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور ان بڑی شہری جماعتوں میں جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر ہیں۔ مثلاً لاہور۔ کراچی۔ پشاور۔ راولپنڈی کا۔ ربوہ۔ وہاں کے حلقہ جات کی مجالس انصار کے عہدہ داران کا انتخاب ان جماعتوں کے زعیم اعلیٰ اپنی نگرانی اور صدارت میں کرائیں گے۔ جنہیں مرکز سے براہ راست بھی۔ اپنے اپنے شہر کے حلقہ جات کے عہدہ داران انصار کے انتخاب کے لئے لکھا جا چکا ہے۔ باقی ان بڑی جماعتوں کے علاوہ جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر نہیں ہر ایک مجلس انصار کے زعیم کو حسب ہدایت انتخاب کروا کر جلد سے جلد دفتر ہذا میں فہرستیں منظوری کے لئے بھجوا دینی چاہئیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

تحریک اشاعت رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ انگریزی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ انگریزی کی اشاعت دس ہزار ماہوار سے بھی زیادہ کرنے کی غرض سے امسال جلسہ سالانہ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو عملی قدم تجویز فرمایا تھا۔ اس میں حصہ لینے کی غرض سے احباب جماعت جو نہ صرف جماعتی بلکہ انفرادی صورت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی دوسری فہرست ذیل میں درج ہے۔ آپ بھی تبلیغ اسلام کی اس مبارک تحریک میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دعاؤں سے مستفیض ہوں جو حضور نے ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کے موقع پر اس کی امداد و اعانت کرنے والوں کے حق میں کی تھیں - اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اموال میں برکت دے۔ آمین

نمبر	نام	رقم
۱	حاجی محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر لاہور	۲-۰-۰ روپے
۲	محمد صادق صاحب ایبٹ آباد	۴-۰-۰
۳	عزیز اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر عارف والا	۲-۰-۰
۴	ڈاکٹر نورالدین صاحب بدوملہی	۲۰-۰-۰
۵	مکرم صادق احمد صاحب دریا خان	۱۰-۰-۰
۶	مکرم اطہر عالم صاحب بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب	۱۰-۰-۰
۷	نواب زادہ محمد امین خانصاحب امیر جماعت احمدیہ بنوں	۱۱-۰-۰
۸	چوہدری مہر خانصاحب چک ۱۰۹ نزد ٹن گڑھ	۵۰-۰-۰
۹	چوہدری عبدالحمید صاحب ولد چوہدری فضل محمد صاحب	۵۰-۰-۰
۱۰	میجر الف۔ ڈی۔ بھٹی صاحب	۲-۰-۰
۱۱	مکرم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ربوہ	۱۰۰/-/- برائے پچاس کاپی

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ ربوہ

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب فتح اسلام اور توضیح مرام کے بعد حضور کی کتاب "ازالہ اوہام" مجالس انصار اللہ کے امتحان کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ احباب کی سہولت کے لئے ازالہ اوہام کی جلد اول کا نصف کورس مقرر کیا گیا ہے۔ ۵ مئی ۱۹۵۷ء بروز اتوار امتحان ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دیں۔ جن جماعتوں میں باقاعدہ درس ہوتا ہے وہ درس کی صورت میں پڑھ اور سن سکتے ہیں۔ اس طرح خواندہ اور ناخواندہ دونوں مستفید ہو سکتے ہیں -

یہ خوشی کا مقام ہے کہ جب سے مجالس انصار اللہ سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب زاد مجدہ کی صدارت اور نیابت کی نگرانی میں آئی ہیں اس وقت سے مجالس میں بیداری بڑھ رہی ہے اور امتحان میں شمولیت بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ زعماء انصار اللہ اور مہتمم صاحبان تعلیم و تربیت خاص اہتمام فرمائیں، اور دفتر مرکزیہ انصار اللہ کو اطلاع دیں -

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کے ماموں نیز ان کی چھوٹی لڑکی قریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ نیز قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اُن کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمود احمد قریشی سرگودھا

(۲) میرا بیٹا مخدوم احمد جواد مڈل کا امتحان دے رہا ہے اور میری لڑکی طیبہ بیگم مخدوم میٹرک کا۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مخدوم بشیر احمد ساکنہ بھیرہ

(۳) مکرم محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور عارضہ اختلاج قلب سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال کے سیالکوٹ وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے -

ملک سعادت احمد شمس۔ ملک جی برادرز۔ ربوہ

(۴) خاکسار کی والدہ فالج گرنے سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

عبدالحی سابق درویش ڈنگہ ضلع گجرات

گدّو بیراج

دریائے سندھ پر سابق پنجاب سندھ اور ریاست بہاولپور کی سرحد پر جس جگہ ستی ہیں وہاں صدر سکندر مرزا نے اس عظیم الشان بیراج کے افتتاح کی رسم ادا کی جو ۱۹۶۱ء میں مکمل ہونے کے بعد پاکستان کے تین بڑے منصوبوں میں سے ایک ہوگا۔ اور اس بیراج سے مغربی پاکستان کے جنوبی اضلاع کے وسیع زرعی علاقوں کی زمین جو آجکل بے آب وگیاہ ریگستان کی صورت میں بے کار پڑی ہے سونا اگلنے لگے گی۔ اندازہ ہے کہ مکمل ہونے کے بعد اس بیراج سے ۳۰ لاکھ ۷۵ ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے گی۔ اس طرح نہ صرف ملک کی غذائی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ اس علاقے کے انتہائی پسماندہ اور مفلوک الحال عوام کے معیار زندگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

اس بیراج پر تینتیس کروڑ چالیس لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ عام حالات میں اس بیراج کی تعمیر پر شائد اتنی لاگت نہ آتی۔ لیکن جس غیر آباد اور دشوار گذار علاقے میں یہ عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے وہاں تک ضروری ساز و سامان پہنچانے کے اخراجات نسبتاً بہت زیادہ ہیں۔

گدّو بیراج کراچی سے تقریباً چار سو میل شمال میں ایک ایسے علاقے میں بنایا جا رہا ہے جو جدید تہذیب کی روشنی سے ابھی تک محروم ہے۔ حتیٰ کہ یہاں پختہ سڑکیں بھی نہیں ہیں اور میلوں تک خاک اڑتی ہے اور دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ کہیں کہیں اکّا دکّا جھونپڑا ہے ان کے سوا آبادی کا نام ونشان نہیں۔ دریائے سندھ پر جس جگہ یہ بند بنایا جا رہا ہے وہاں کسی زمانے میں "گدّو" نام کی ایک جھیل تھی۔ اسی جھیل کے نام سے اس عظیم الشان منصوبے کو منسوب کیا گیا ہے۔

دریائے سندھ کی وادی کے بالائی حصوں میں جب نئے بیراجوں کی تعمیر سے اس علاقے کی موسمی نہروں کے لئے پانی کی کمی محسوس کی جانے لگی تو تقریباً بیس سال قبل گدّو بیراج کی تعمیر کرنے کی تجویز پر غور کیا گیا تھا۔ لیکن عملی مشکلات کے پیش نظر یہ تجویز قیام پاکستان تک عملی جامہ نہ پہن سکی۔ سنہ ۱۹۵۴ء کے وسط میں حکومت پاکستان کی منظوری سے اس منصوبے پر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا۔ اور اٹھارہ ماہ کے قلیل عرصے میں پاکستانی انجینئروں نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اسے حیرت انگیز قرار دیا جا سکتا ہے۔

دو نئی بستیاں

اس دور افتادہ مقام پر کوئی انجینئر جانے کے لئے تیار نہیں تھا۔ بالآخر مسٹر عبدالرشید قاضی اور شیخ عبدالغفور کو ایڈیشنل چیف انجینئر اور سپرنٹنڈنگ انجینئر کی حیثیت سے اس منصوبے کا نگران مقرر کیا گیا۔ ان دونوں حضرات کی نگرانی میں گدو سے دو میل کے فاصلہ پر قصبہ کشمور کے پاس دو نئی آبادیاں تعمیر کی گئیں ان میں سے ایک ورکس کالونی ہے اور دوسری رہائشی مقصد کے لئے بنائی جا رہی ہے۔ رہائشی کالونی اب ایک بارونق بستی کی صورت میں تبدیل ہو چکی ہے یہاں پانی بجلی اور زندگی کی دوسری سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ عملے کے لئے آرام دہ بنگلے اور کوارٹر تعمیر کئے گئے ہیں اور پختہ سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ آئندہ چند سالوں میں اس کالونی کی رونق میں مزید اضافہ ہوگا۔ ورکس کالونی میں ضروری آلات اور مشینری موجود ہے۔ جہاں ان کی مرمت کا بھی انتظام ہے

گدّو بیراج تقریباً ایک میل لمبا ہوگا اور ساٹھ ساٹھ فٹ کے فاصلے پر اس میں ۵۸ در ہونگے کشتی رانی اور ماہی گیری کے لئے بھی اس منصوبے میں کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ قریباً چودہ سال کے اندر اس بیراج کے ذریعے سیراب ہونے والی زمینوں کے زیر کاشت آنے کے بعد غذائی اجناس کی پیداوار میں سالانہ چار پانچ لاکھ ٹن کا اضافہ ہوگا۔ سابق صوبہ سندھ کے ریتیلے علاقوں کے علاوہ اس بیراج سے سابق بلوچستان کے ضلع سبی کی سولہ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین بھی زیر کاشت لائی جا سکے گی۔ اس مقصد کے لئے ایک ۸۰ میل لمبی نہر تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

افتتاح کی تقریب

گدو بیراج کے افتتاح کی رنگین اور پروقار رسم ۲ فروری کو صدر سکندر مرزا کے ہاتھوں سرانجام پائی۔ مغربی پاکستان کے وزیر تعمیرات ومواصلات سید عابد حسین بھی اس موقع پر موجود تھے۔ اس موقع پر رنگین شامیانے کے نیچے بلوچستان اور سندھی قبائل کے رہنما اور سردار صدر کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ تقریب نہایت شاندار طریقے پر منائی گئی۔

(ماخوذ)

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ رائے شماری سے ہی ہو سکتا ہے

آسٹریلوی عوام پاکستانیوں کے مطالبہ رائے شماری کے پوری طرح حامی ہیں

(آسٹریلین ہائی کمشنر)

سرگودھا ۱۳ فروری۔ پاکستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر میجر کاٹ ہارن نے کہا ہے کہ کشمیر کے پیچیدہ مسئلہ کا واحد حل متنازعہ علاقہ میں غیر جانبدارانہ و آزادانہ رائے شماری ہے۔

آسٹریلوی ہائی کمشنر نے کہا کہ یہ مسئلہ بین الاقوامی امن کے لئے زبردست خطرے کا موجب ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ آسٹریلوی عوام پاکستانیوں کے اس مطالبہ کے مکمل طور پر حامی ہیں کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو حق خود اختیاری دلایا جائے۔

آپ نے یقین ظاہر کیا کہ سلامتی کونسل اس مسئلہ کی خطرناک صورت حال کا جائزہ لے گی۔ اور اس سلسلہ میں اپنی سابقہ قراردادوں کو عملی جامہ پہنائے گی۔

میجر جنرل کاٹ ہارن ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک پاکستانی فوج میں رہے ہیں۔ اور وہ اپنے دورہ کے دوران تھل کے بعد تھوڑی دیر کے لئے یہاں رکے تھے۔ آپ نے یہاں اپنے دیرینہ دوستوں سے بھی ملاقات کی۔ جو ان کے ساتھ پاکستانی فوج میں ملازم تھے۔ آپ نے تھل کے علاقہ میں ترقی کی رفتار کو شاندار قرار دیا۔ اور اسے فقید المثال قرار دیا۔ آپ تیسرے پہر لاہور روانہ ہو گئے۔

عدن کے سرحدی گاؤں پر بمباری

عدن ۱۳ فروری۔ عدن کے ایک سرحدی گاؤں ڈبنہ کے فوٹوگرافک سروے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ گاؤں تین مکانوں اور چند دوسری عمارات کے سوا مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ جو مکان اور عمارتیں باقی بچی ہیں۔ وہ بھی بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ اس گاؤں کے باشندوں کو ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دیا گیا تھا کہ وہ منحرف قبائلیوں کو حکومت کے حوالے کر دیں نوٹس کی میعاد گزرنے پر اسے بمباری اور راکٹ فائرنگ سے تباہ کر دیا گیا۔ متعلقہ حکام کا کہنا ہے کہ قبائلی حملہ آوروں کے ایک گروہ کے لیڈر اس گاؤں میں پناہ گزین تھے۔

ترقی کے تین زریں اصول

(بقیہ صفحہ ۵)

غور کیجئے کہ کتنے وسیع مضامین کو تین مختصر لفظوں میں بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا اور کس طرح یہ حقیقت پھر آشکارا ہو گئی کہ اوتیت جوامع الکلم کہ مجھے خدا تعالیٰ نے مختصر الفاظ میں وسیع سے وسیع تر مضمون کو سمونے کی فضیلت بخشی ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ
آلِ محمدٍ کما صلیت علیٰ
ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم
انک حمید مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے پاکیزہ خطبات میں بار ہا اس کا ذکر فرمایا ہے پس احباب کو چاہیئے کہ صفائی قلب کے لئے مندرجہ بالا پاکیزہ دعائیں اپنی ہر نماز کے بعد التزام سے مانگا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

چائے سیمنٹ اور زرمبادلہ پر نئے ٹیکس واپس لے لئے گئے

موٹے کپڑے اور پیٹرول کے مجوزہ محصولوں میں کمی

کراچی ۱۴ فروری۔ کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے دوران وزیر خزانہ سید امجد علی نے ڈرامائی طور پر ٹیکسوں کی نئی تجاویز پر نظر ثانی کا اعلان کیا۔ جس کے تحت چائے سیمنٹ اور غیر ملکی زرمبادلہ پر عائد کردہ نئے ٹیکس واپس لے لئے گئے ہیں اور موٹے کپڑے اور پیٹرول پر مجوزہ ٹیکسوں میں کمی کر دی گئی ہے۔

تالیوں کی زبردست گونج میں وزیر خزانہ نے بتایا کہ موٹے کپڑے پر ایک آنہ فی مربع گز کی بجائے دو پیسے فی مربع گز محصول وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح پیٹرول کے محصول میں چار آنے گیلن کی بجائے تین آنے فی گیلن اضافہ کیا جائیگا سید امجد علی نے گھوڑ دوڑ میں صرف شرطیں جیتنے والوں سے ٹیکس وصول کرنے کی تجویز بھی واپس لے لی ہے۔ اب یہ ٹیکس حسب سابق وصول کیا جائے گا۔

وزیر خزانہ نے غیر ملکی زرمبادلہ پر بنیادی کوٹا ختم کرنے کا اعلان بھی کیا اور بتایا کہ اب باہر جانے والوں کو غیر ملکی زرمبادلہ کا کوٹا ان کے حالات دیکھ کر دیا جائے گا

چائے سیمنٹ اور غیر ملکی زرمبادلہ پر مجوزہ ٹیکس واپس لینے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا کہ اس سے عوام کو دو کروڑ روپے کی سہولت ہوگی۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ نظم و نسق کے اخراجات میں کمی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی جو تجویز کی گئی ہے وہ اخراجات کو دس حد تک کم کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

سہروردی

وزیر خزانہ کے اس اعلان کے فوراً بعد وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ٹیکسوں میں سہولت عوامی لیگ ری پبلیکن کولیشن پارٹی کے ارکان کی خواہش کے مطابق دی گئی ہے حکومت نے ان ارکان کی خواہشات کا احترام کیا ہے

آپ نے بتایا کہ موٹے کپڑے پر زائد ٹیکس ایک آنہ فی مربع گز کی بجائے دو پیسے فی مربع گز کیا گیا ہے۔ اسے بالکل ختم نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کھڈیوں کی صنعت کو سہولت مہیا کرنا چاہتی ہے۔ اگر یہ ٹیکس بالکل ہٹا دیا جائے تو کھڈیوں سے کپڑا تیار کرنے والوں کو ملوں کے سستے مقابلہ میں بڑی دشواری ہوتی۔

وزیر اعظم نے مزید کہا۔ میری خواہش ہے کہ ملک میں ٹیکس سرے سے ختم ہو جائیں۔ لیکن ملکی اخراجات سے عہدہ برا ہونے کے لئے ٹیکسوں کا سہارا لینا ضروری ہے۔ حکومت ملک کے اندرونی وسائل کو ترقی دینے کے ذرائع تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن جب تک اخراجات کم نہیں ہوتے اور وسائل کو ترقی دینے کی کوششوں میں کامیابی نہیں ہوتی اس وقت تک ملک کو ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کرنا ہوگا

وزیر خزانہ سید امجد علی نے بجٹ پر عام بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی اقتصادی صورت حال کو صرف زرعی پیداوار میں اضافے سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ آپ نے کہا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میں نے یہ بجٹ پیش کر کے ملک کی ایک چھوٹی سی خدمت کی ہے اور وہ یہ کہ ایوان اور عوام کی توجہ ملک کی صحیح صورت حال پر مرکوز کر دی ہے

اسمبلی کا اجلاس رات کے پونے نو بجے ختم ہوا۔ مطالبات زر پر رائے شماری کے لئے اجلاس آج صبح دس بجے منعقد ہو رہا ہے۔

ضلع خیرپور میں مالیہ کم کر دیا گیا

لاہور ۱۴ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے ضلع خیرپور میں شرح مالیہ اراضی میں ۲۵ فیصد کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا ضلع کے لوگ اب اسی شرح سے مالیہ ادا کریں گے جو ادغام سے پیشتر نافذ تھی۔ اس بات کا انکشاف مغربی پاکستان کے وزیر مال خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے کراچی جاتے ہوئے خیرپور کے ریلوے اسٹیشن پر ایک انٹرویو کے دوران میں کیا:

نئے ٹیکسوں کے مبیّنہ قبل از وقت افشا کی تحقیقات کرائی جائیگی

قومی اسمبلی میں وزیر خزانہ سیّد امجد علی کی یقین دہانی

کراچی ۱۴ فروری۔ وزیر خزانہ سید امجد علی نے قومی اسمبلی میں یقین دلایا کہ وہ بجٹ کی نئی تجاویز کے قبل از وقت افشا کی خبروں کے سلسلہ میں تحقیقات کرائیں گے۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ اگر یہ رپورٹ غلط ثابت ہوئی تو اخبار کے رپورٹر کو سخت سزا دی جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کراچی کے اخبار "ڈان" نے لاہور سے اپنے نامہ نگار کے حوالہ سے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ تجارتی حلقوں کو ٹیکسوں کی تجاویز کا علم ہوگیا تھا۔ چنانچہ بجٹ پیش ہونے سے تین روز پہلے چائے اور تمباکو کے نرخ بڑھ گئے تھے۔ کل قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی یہ خبر گرما گرم بحث کا موضوع بن گئی۔

وقفہ سوالات سے قبل نظام اسلام پارٹی کے مسٹر فرید احمد نے کہا۔ میں دو نکتہ ہائے استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن چونکہ ان نکتہ ہائے استحقاق کا تعلق وزیر خزانہ سے ہے اور وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے کہ وزیر خزانہ کے آنے پر میں اپنے پوائنٹس آف پریویلج اٹھا سکوں۔

سردار امیر اعظم ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ وزیر خزانہ کی عدم موجودگی میں بھی نکتہ استحقاق پیش کیا جاسکتا ہے۔

مسٹر فرید احمد نے روزنامہ "ڈان" کی ایک رپورٹ کا ذکر کیا۔ جس میں اخبار کے نامہ نگار مقیم لاہور کے حوالہ سے یہ بتایا گیا تھا کہ بجٹ کی تجاویز کا پہلے سے علم ہو چکا تھا۔ مسٹر فرید احمد نے کہا بجٹ پیش ہونے سے کئی روز قبل تمباکو کے نرخ بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔ اس ایوان کو سب سے بڑا یہ استحقاق حاصل ہے کہ کابینہ کی جانب سے سب سے پہلے اس ایوان میں بجٹ کی تجاویز پیش کی جائیں۔

وقفہ سوالات کے بعد وزیر خزانہ سید امجد علی بھی ایوان میں تشریف لے آئے۔ اور مسٹر محمد یوسف ہارون (مسلم لیگ) نے بجٹ کے مبیّنہ افشا کا معاملہ پھر اٹھایا۔

وزیر خزانہ سید امجد علی نے مختلف تقریروں کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ زیر بحث معاملے کے سلسلہ میں مجھے بھی دوسرے ممبروں کی طرح بڑی تشویش ہوئی ہے۔ اس معاملہ کا تعلق بجٹ کے تقدس سے ہے۔ یہ درست ہے کہ بجٹ کی تجاویز سب سے پہلے ایوان کو معلوم ہونی چاہئیں۔ ایوان میری اس رائے سے اتفاق کرے گا کہ ہر ملک میں بجٹ کی تیاری کے دوران لوگ قیاس آرائیاں کیا کرتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے کسی اخبار نے اس سال ٹیکسوں کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ صرف ایک اخبار نے یہ امکان ظاہر کیا تھا کہ کپاس پر برآمدی محصول بڑھا دیا جائیگا کسی دوسرے اخبار نے کوئی قیاس آرائی نہیں کی۔ اس حقیقت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجٹ کا کوئی قبل از وقت افشا نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ گذشتہ سال بجٹ پیش ہونے سے پہلے بعض قیاس آرائیوں کے باعث سگرٹوں کے نرخ بڑھ گئے تھے۔ مسٹر فرید احمد نے بتایا ہے کہ بجٹ پیش ہونے سے تین ہفتے قبل سگرٹوں کے دام بڑھ گئے تھے۔ لیکن ایوان کو علم ہے کہ بجٹ کی نئی تجاویز کے مطابق سگرٹوں پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ مسٹر یوسف ہارون اور مسٹر فرید احمد کے بیانات کا مقصد محض سنسنی پیدا کرنا ہے۔ ویسے میں یہ تحقیقات کروں گا۔ کہ متعلقہ رپورٹ کی بنیاد کیا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خبر محض سنسنی پیدا کرنے کے لئے شائع کی گئی۔ اگر رپورٹ غلط ثابت ہوئی۔ تو رپورٹر کو سخت سزا دی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵